شیخ محمد ابراہیم ذوقؔ

(1788 – 1854)

ذوقؔ کا اصل نام شیخ محمد ابراہیم تھا۔ دہلی میں پیدا ہوئے اور وہیں ان کا انتقال ہوا۔ وہ ایک سپاہی کے بیٹے تھے۔ انھوں نے باقاعدہ تعلیم حاصل نہیں کی تھی لیکن اپنی ذہانت اور محنت سے علمی صلاحیت پیدا کرلی تھی۔ وہ شاہ نصیرؔ کے شاگرد اور بہادر شاہ ظفرؔ کے استاد تھے۔

بہادر شاہ ظفرؔ نے انھیں 'ملکِ الشعرا' اور 'خاقانیِ ہند' کے خطابات دیے۔ ذوقؔ نے کئی اصناف میں اظہار خیال کیا ہے۔ ان کی اصل پہچان قصیدہ نگاری ہے بالخصوص بہادر شاہ ظفر پر لکھے ہوئے قصائد کا مرتبہ بلند ہے۔ لیکن وہ غزل کے بھی ایک قابلِ ذکر شاعر ہیں۔

ذوقؔ نے اپنے کلام میں نیا پن پیدا کرنے اور زبان اور محاورے کی صفائی پر خاص توجہ دی ہے۔

© NCERT not to be republished

غزل

لائی حیات، آئے، قضا لے چلی، چلے
اپنی خوشی نہ آئے، نہ اپنی خوشی چلے

ہو عمرِ خضر بھی تو کہیں گے بہ وقتِ مرگ
ہم کیا رہے یہاں، ابھی آئے، ابھی چلے

ہم سے بھی اس بساط پہ کم ہوں گے بد قمار
جو چال ہم چلے سو نہایت بُری چلے

بہتر تو ہے یہی کہ نہ دنیا سے دل لگے
پر کیا کریں جو کام نہ بے دل لگی چلے

نازاں نہ ہو خرد پہ، جو ہونا ہے ہو وہی
دانش تری، نہ کچھ مری دانش وری چلے

(شیخ محمد ابراہیم ذوقؔ)

© NCERT not to be republished

مشق

• معنی یاد کیجیے:

حیات	:	زندگی
قضا	:	موت
عمرِ خضر	:	مراد لمبی عمر
مرگ	:	موت

بساط	:	وہ خانے دار کپڑا جو چوسر یا شطرنج کھیلنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے
بدقمار	:	ناکام جواری
نازاں ہونا	:	ناز کرنا،فخر کرنا
خِرد	:	عقل
دانش	:	سمجھ بوجھ
دانش وری	:	ہوشیاری، سمجھ داری، زیادہ علم رکھنا

• غور کیجیے:

اس غزل کے ہر شعر کے آخر میں لفظ ''چلے'' آیا ہے۔اسے ردیف کہتے ہیں۔
''چلے'' ردیف سے پہلے چلی،خوشی،ابھی،بُری اور دل لگی جیسے ہم آواز الفاظ استعمال ہوئے ہیں، انھیں قافیہ کہتے ہیں۔

© NCERT not to be republished

• سوچیے اور بتایئے:

1۔ پہلے شعر میں شاعر کیا بات کہنا چاہتا ہے؟
2۔ ''ابھی آئے، ابھی چلے'' سے شاعر کی کیا مراد ہے؟
3۔ دنیا سے دل لگانے کے کیا معنی ہیں؟
4۔ شاعر نے عقل پر فخر کرنے سے کیوں منع کیا ہے؟

• نیچے لکھے ہوئے لفظوں کے متضاد لکھیے:

حیات خوشی بہتر مرگ بُری

• عملی کام:

☆ اس غزل کو یاد کیجیے۔